S_1996_5_696_704

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

ریاست بہار اور دیگران

بنام۔

ایم۔ نیٹھی چندر، وغیرہ وغیرہ

10 ستمبر 1996

اے۔ایم۔احمدی، چیف جسٹس اور ایس۔سی۔سین، جسٹسز

تعلیم: اعلی تعلیم - پیشہ ورانہ کورسز میں داخلہ - میڈیکل کالج - پوسٹ گریجویٹ میڈیکل کورسز کی مختلف شاخوں میں نشستوں کی الاٹمنٹ کا طریقہ - کم مراعات یافتہ طبقات کے لیے نشستوں کے ریزرویشن کے لیے توضیعات - الاٹمنٹ کو چیلنج کرنے کے لیے اپنایا گیا طریقہ کار - امیدواروں کا انتخاب میرٹ کی بنیاد پر کیا گیا جسے مخصوص کوٹے کے خلاف ایڈجسٹ نہیں کیا جائے گا - مخصوص زمروں میں کچھ امیدواروں نے خود کو ایک نقصان دہ پوزیشن میں پایا - پٹنہ ایچ۔سی کے ذریعے بے ضابطگیوں کو دور کرنے کے لیے وضع کردہ فارمولہ - اس کے بعد آنے والے فارمولے کے نتیجے میں مخصوص زمرے کے تمام طلباء کو داخلہ دیا جائے گا جنہوں نے کم از کم نمبر حاصل کیے ہیں، حالانکہ نشستوں کی کافی تعداد نہیں ہوسکتی ہے - لہذا فارمولہ ایچ۔سی کی طرف سے پیدا کیا گیا کو ختم کر دیا گیا - بھارت کا آئین - آرٹیکل 14 اور 16۔

حکومت بہار، محکمہ عملہ اور انتظامی اصلاحات نے ایک قرارداد شائع کی، جس میں پیشہ ورانہ تربیتی اداروں میں پسماندہ مراعات یافتہ طبقات کے لیے ریزرویشن فراہم کیا گیا۔ قرارداد کے پیراگراف 6 میں کہا گیا ہے کہ پیشہ ورانہ تربیتی اداروں میں داخلے کے لیے میرٹ کی بنیاد پر منتخب ہونے والے امیدواروں کو مخصوص کوٹے کے خلاف ایڈجسٹ نہیں کیا جائے گا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قرارداد کے پیراگراف 6 کی وجہ سے، مخصوص زمروں کے کچھ امیدواروں نے خود کو نقصان دہ پوزیشن میں پایا۔ انہوں نے رٹ درخواست کنندگان کے ذریعے عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔ بے ضابطگیوں کو دور کرنے کے لیے، عدالت عالیہ نے نشستوں کی الاٹمنٹ کا ایک طریقہ وضع کیا جس کے ذریعے ریزرو شدہ نشستوں کو پہلے مخصوص شدہ زمرے کے امیدواروں کو میرٹ کی بنیاد پر (یعنی عام نشستیں داخل کرنے سے پہلے) پیش کیا جائے گا، اور تمام مخصوص شدہ نشستوں کو اس طرح پر کرنے کے بعد، مخصوص شدہ زمرے کے دیگر تمام کوالیفائنگ امیدواروں

کو جنرل میرٹ امیدواروں کے ساتھ جنرل زمرے میں کھلی نشستوں کے خلاف "ایڈجسٹ" کیا جائے گا اور میرٹ-کم-چوائس کی بنیاد پر نشستوں کی پیشکش کی جائے گی۔

اس عدالت میں اپیل میں، ریاست بہار نے دعوی کیا کہ اگر عدالت عالیہ کے تجویز کردہ طریقہ کار پر عمل کیا جاتا ہے، تو مخصوص زمرے کے تمام طلباء جنہوں نے کم سے کم نمبر حاصل کیے ہیں، انہیں داخلہ دینا ہوگا حالانکہ ان کے لیے کافی تعداد میں آسامیاں نہیں ہوسکتی ہیں۔ ریاست کی طرف سے دیے گئے فیصلے کے خلاف ایک اور شکایت یہ تھی کہ متعلقہ مخصوص زمروں میں سب سے نیچے رکھے گئے طلباء کو آخری پسند کے کالج میں رکھا جائے گا اور اس طرح ایسے تمام طلباء خود کو ایک کالج میں پائیں گے جو آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 کی من مانی اور خلاف ورزی ہوگی۔

اپیل کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: .1 عدالت عالیہ نے اس امکان کا نوٹس نہیں لیا جس میں کم از کم نمبروں کی بنیاد پر کوالیفائی کرنے والے مخصوص زمرے کے امیدواروں کی تعداد ان کے لیے مخصوص نشستوں کی تعداد سے کہیں زیادہ ہوسکتی ہے۔

کسی خاص سال میں، ایسے امیدواروں کی تعداد بہت زیادہ ہوسکتی ہے اور اس طرح عدالت عالیہ کی طرف سے تیار کردہ طریقہ کار بہت مشکلات پیدا کرسکتا ہے۔ یہ طریقہ بھی مساوات کے اصولوں کے مطابق نہیں ہوگا۔ لہذا عدالت عالیہ کی طرف سے تیار کردہ طریقہ کار کو ختم کرنا پڑے گا۔ (701-بی؛ 702-ای-ایف)

.2 مختلف طلباء کے لیے مضمون کے ساتھ ساتھ کالج کا انتخاب ہمیشہ مختلف ہوگا اور یہ فرق فہرست کے آخر میں اور ان کی آخری پسند کے حوالے سے بھی موجود رہے گا۔ اگر ایسی صورتحال پیدا بھی ہوتی ہے تو اسے آرٹیکل 14 اور 16 کی خلاف ورزی نہیں کہا جا سکتا۔ عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ کسی بھی صورت میں، سرکلر نمبر 20 کا عمل صورتحال کو کوئی مختلف نہیں بناتا ہے۔ (703-سی-ڈی)

.3 تاہم، عام امیدواروں کے لیے میرٹ پر کوالیفائی کرنے والی لڑکیوں کو نشست کی الاٹمنٹ کے مقصد کے لیے عام امیدواروں کے طور پر سمجھے جانے کا اختیار دیا جائے اور صرف اس صورت میں جب وہ اس کا انتخاب کریں تو سرکلر نمبر 20 کو نافذ کیا جاسکتا ہے۔ ضرورت پڑنے پر اس عدالت موجودہ فیصلے کی روشنی میں عدالت عالیہ سے مزید ہدایات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ (704-سی)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 29-11826 آف 1996 وغیرہ

1994 کے C.W.J.C نمبر 911، 933، 1081 اور 1140 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 15.12.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے بی۔بی۔سنگھ۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

احمدی،سی جے۔1995 کا ایس ایل پی (دیوانی) نمبر 78-8175

خصوصی اجازت دی گئی۔

یہ دیوانی اپیل پٹنہ کی عدالت عالیہ کے ایک مشترکہ فیصلے سے پیدا ہوتی ہے جس کے تحت 1994 کے دیوانی رٹ دائرہ اختیار کے مقدمات 911، 933، 1081 اور 1140 عدالت عالیہ کے سامنے 4 رٹ درخواستوں کو نمٹا دیا گیا تھا۔رٹ درخواستوں میں شامل سوال ریاست بہار میں پوسٹ گریجویٹ میڈیکل کورسز کی مختلف شاخوں میں نشستوں کی الاٹمنٹ کے طریقے کے بارے میں تھا۔حکام نے درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل، انتہائی پسماندہ طبقے، پسماندہ طبقے اور خواتین جیسے پسماندہ طبقات کے لیے نشستیں مختص کرنے کے توضیعات کیے تھے۔پوسٹ گریجویٹ میڈیکل کورسز میں نشستوں کی الاٹمنٹ کے لیے اپنائے گئے طریقہ کار کی وجہ سے کچھ عدم اطمینان پیدا ہوا جس سے قانونی چارہ جوئی کو جنم ملا۔

امتحانات،صحت خدمات کے کنٹرولر،حکومت بہار، پٹنہ نے سال 1992 کے لیے پٹنہ میڈیکل کالج، پٹنہ، دربھنگہ میڈیکل کالج، لہریا سرائے، راجندر میڈیکل کالج، رانچی اور مہاتما گاندھی میڈیکل کالج، جمشید پور میں پوسٹ گریجویٹ کورسز میں داخلے کے لیے مسابقتی ٹیسٹ کے لیے پراسپیکٹس جاری کیا۔ریزرویشن کے سوال پر پراسپیکٹس میں درج ذیل شق تھی:

" مختلف زمروں کے لیے نشستوں کا ریزرویشن حکومت کے فیصلے کے مطابق ہوگا۔ریزرویشن کے لیے کوئی معاشی معیار نہیں ہوگا۔:

درج فہرست ذات 14%

درج فہرست قبائل 10%

انتہائی پسماندہ کلاس 14%

پسماندہ طبقے 9%

خواتین 3%

نشستوں کے انتخاب اور الاٹمنٹ کے بارے میں پراسپیکٹس کے حصہ ششم میں متعلقہ شق درج ذیل

تھی:

" .VI انتخاب:

(ii) میرٹ لسٹ P.G.M.A.T میں حاصل کردہ نمبروں کی بنیاد پر تیار کی جائے گی اور مضمون/کورس اور ادارے کا انتخاب میرٹ-کم-انتخاب کی بنیاد پر دیا جائے گا جیسا کہ درخواست فارم میں امیدوار نے اشارہ کیا ہے بشرطیکہ امیدوار پراسپیکٹس میں طے شدہ دیگر معیارات کو پورا کرے۔

پوسٹ گریجویٹ میڈیکل داخلہ ٹیسٹ میں اہلیت کے لیے اہلیت کے نمبر 50 فیصد تھے، لیکن درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے اہلیت کے نمبر صرف 40 فیصد تھے۔

حکومت بہار، عملہ اور انتظامی اصلاحات کے محکمے نے "درج فہرست طبقے/قبائل/پسماندہ طبقے/انتہائی پسماندہ طبقے/خواتین کو پیشہ ورانہ تربیتی اداروں میں نامزد کرنے (داخلے) کے لیے ریزرویشن کی فراہمی" کے عنوان سے اس موضوع پر ایک قرارداد شائع کی جس کی تاریخ 7.2.1992 نمبر 11/k1-1022/91-k20 (جسے اس کے بعد 'قرارداد نمبر 20' کہا گیا ہے) ہے۔ قرارداد نمبر 20 کا پیراگراف 6 کیس کے حقائق کے لیے مادی ہونے کی وجہ سے ذیل میں دوبارہ پیش کیا جاسکتا ہے:

" جیسا کہ براہ راست تقرری میں اس بات کا التزام ہے کہ مخصوص کلاسوں سے تعلق رکھنے والے امیدوار، جن کا انتخاب میرٹ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے، کو ریزرونشستوں کے خلاف ایڈجسٹ نہیں کیا جائے گا، اسی طرح یہاں بھی پیشہ ورانہ تربیتی اداروں میں داخلے کے لیے میرٹ کی بنیاد پر منتخب ہونے والے امیدواروں کو مخصوص کلاسوں کے امیدواروں کے لیے مخصوص کوٹے کے خلاف ایڈجسٹ نہیں کیا جائے گا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ قرارداد کے پیراگراف 6 کی وجہ سے، جس کا اطلاق ریاست بہار میں پوسٹ گریجویٹ میڈیکل کورسز کی مختلف شاخوں میں نشستوں کی تفویض میں کیا گیا تھا، مخصوص زمروں کے کچھ امیدواروں نے خود کو نقصان دہ پوزیشن میں پایا۔ مختلف مخصوص کلاسوں میں جو امیدوار میرٹ پر کوالیفائی کر سکتے تھے، ان کے ساتھ عام امیدواروں کے برابر سلوک کیا جاتا تھا اور انہیں شاخیں الاٹ کی جاتی تھیں جو میرٹ-کم-انتخاب کی بنیاد پر ان کے پاس آتی تھیں جس کی وجہ سے ایسے کورسز الاٹ کیے جاتے تھے، جو عام میرٹ میں ان کی کم پوزیشن کی وجہ سے ان کی پسند کے نہیں تھے جبکہ مخصوص سیٹ کے لیے کوالیفائی کرنے والے امیدوار کے لیے کورس/کالج دستیاب تھا حالانکہ وہ میرٹ پوزیشن میں کم تھے۔ اس کی وجہ سے پٹنہ کی عدالت عالیہ کے سامنے مختلف رٹ درخواستیں دائر کی گئیں جن کا فیصلہ متنازعہ فیصلے کے ذریعے

کیا گیا۔

بے ضابطگیوں کو دور کرنے کے لیے، عدالت عالیہ نے نشستوں کی تفویض کا ایک طریقہ وضع کیا جس کے ذریعے مخصوص شدہ نشستوں کو پہلے مخصوص زمرے کے امیدواروں کو میرٹ کی بنیاد پر (یعنی عام نشستوں کو پر کرنے سے پہلے) پیش کیا جاتا ہے، اور تمام مخصوص نشستوں کو اس طرح پر کرنے کے بعد، مخصوص زمرے کے دیگر تمام کوالیفائنگ امیدواروں کو جنرل زمرے میں کھلی نشستوں کے خلاف جنرل میرٹ کے امیدواروں کے ساتھ "ایڈجسٹ" کیا جاتا ہے اور میرٹ-کم-چوائس کی بنیاد پر نشستوں کی پیشکش کی جاتی ہے (فیصلے کا پیرا 11 دیکھیں)۔ عدالت عالیہ نے لڑکیوں کے مخصوص زمرے کے لیے مزید انتظام کیا جو میرٹ کی بنیاد پر، لڑکیوں کے طور پر اپنے ریزرویشن کے ساتھ ساتھ درج فہرست ذاتوں/قبائل وغیرہ کے طور پر مخصوص نشستوں پر نشستیں حاصل کر سکتی ہیں۔ لڑکیوں کے لیے مخصوص نشستوں کے مقابلے میں داخلے کے لیے لڑکیوں کو پہلے سمجھا جانا تھا۔ اگر داخلہ لینے والی کسی لڑکی کا تعلق درج فہرست ذاتوں/قبائل وغیرہ سے ہے تو اس کے پاس دو ریزرویشن میں سے کسی ایک کا انتخاب ہو سکتا ہے۔ مخصوص خالی آسامیوں سے زیادہ لڑکیاں عمومی میرٹ پر داخلہ لے سکتی ہیں۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اس طریقہ کار کے ذریعے نشستوں کی الاٹمنٹ کے طریقہ کار میں تمام بے ضابطگیوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔ ایک قرارداد کے بارے میں ایک ذکر کرنے کی ضرورت ہے جس کی تاریخ 22.3.1994 ہے جس نے حکومت کے مطابق قرارداد نمبر 20 کے نتیجے میں ہونے والی بے ضابطگیوں کو دور کیا تھا۔ 22.3.1994 کی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ عام زمرے یا مخصوص زمرے میں بعد کے مرحلے میں ہونے والی عارضی آسامیاں متعلقہ زمرے کے امیدواروں میں سے میرٹ کی بنیاد پر پر کی جائیں گی اور اس عمل میں کسی بھی امیدوار کو کالج یا کورس کی پسند کے نیچے کالج/کورس الاٹ نہیں کیا جائے گا جو اسے پہلے سے تفویض کیا گیا ہے۔ عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا کہ قرارداد ان امیدواروں کی شکایات کا مناسب خیال رکھتی ہے جنہیں ریاست میں بعد کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے دوبارہ ایڈجسٹمنٹ کی وجہ سے اکثر اپنی پسند کا کالج/کورس کھونا پڑتا تھا لیکن یہ قرارداد نمبر 20 کے مطابق مین میرٹ لسٹ تیار کرتے وقت پیدا ہونے والی بے ضابطگی کو حل نہیں کرتی۔ اس فیصلے کی پیروی آنے والے سالوں میں کی جانی تھی۔ جہاں تک زیر بحث سال یعنی 1992 کے لیے مقرر کردہ رہنما خطوط پر عمل نہیں کیا جا سکا کیونکہ جب فیصلہ دیا گیا تھا، یعنی 15.12.1994، طلباء نے اس کورس کے کافی حصے کا احاطہ کیا تھا جس میں انہیں داخلہ دیا گیا تھا۔ موجودہ فیصلہ مستقبل کی رہنمائی کے لیے بھی ہوگا کیونکہ اس میں شامل سوال ملوث امیدوار کے لیے بے نتیجہ ہو گیا ہے۔

ریاست بہار نے اپیل میں دعوی کیا ہے کہ اگر عدالت عالیہ کے تجویز کردہ طریقہ بذریعہ پر عمل کیا جاتا ہے، تو ریزروزمرے کے تمام طلباء جنہوں نے کم سے کم نمبر حاصل کیے ہیں، ان کے لیے بذریعفی تعداد میں آسامیاں نہ ہونے کے باوجود بھی داخلہ لینا پڑے گا۔ ریاست بہار کی طرف سے دیے گئے فیصلے کے خلاف ایک اور اعتراض یہ ہے کہ عدالت عالیہ کی طرف سے تجویز کردہ طریقہ کار میں، متعلقہ مخصوص زمروں میں سب سے نیچے رکھے گئے طلباء کو آخری پسند کے کالج میں رکھا جائے گا اور اس طرح ایسے تمام طلباء خود کو ایک کالج میں پائیں گے جو آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 کی من مانی اور خلاف ورزی ہوگی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ظاہر کیا گیا پہلا اندیشہ بالکل حقیقی معلوم ہوتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طریقہ کار طے کرتے وقت، عدالت عالیہ نے اس امکان کا نوٹس نہیں لیا جس میں کم از کم نمبروں کی بنیاد پر کوالیفائی کرنے والے مخصوص زمرے کے امیدواروں کی تعداد ان کے لیے مخصوص نشستوں کی تعداد سے کہیں زیادہ ہوسکتی ہے۔ متنازعہ فیصلے کے پیراگراف 11 کا درج ذیل حصہ دیکھیں:

"(I) اگر مخصوص امیدواروں کو ان کے متعلقہ زمرے میں میرٹ ریزرو نشستوں پر پہلی بار داخلہ دیا جاتا ہے اور اسی زمرے کے امیدوار بھی ریزرویشن کی وجہ سے یا دوسری صورت میں داخلے کے لیے اہل ہوتے ہیں، لیکن ان سے نیچے رکھے گئے امیدواروں کو میرٹ کے مطابق عام امیدواروں کے ساتھ ایڈجسٹ کیا جاتا ہے، تو عام زمرے میں کھلی نشستوں کے خلاف، بے ضابطگی کو مکمل طور پر دور کیا جاسکتا ہے۔ پہلی نظر میں یہ کسی حد تک متضاد لگ سکتا ہے لیکن قریب سے جانچ پڑتال کرنے پر یہ منصفانہ اور مناسب ثابت ہوگا۔ اگر طریقہ کار کو اس انداز میں تبدیل کیا جاتا ہے کہ مخصوص امیدواروں پر پہلے میرٹ کی بنیاد پر ان کے متعلقہ زمروں کی مخصوص نشستوں کے خلاف غور کیا جاتا ہے اور انہیں داخلہ دیا جاتا ہے تو وہ اپنی پسند کا کورس اور کالج حاصل کرسکیں گے کیونکہ ہر کورس یا مضمون میں ان کے لیے نشستیں پہلے ہی مخصوص ہیں۔ اس مخصوص زمرے کے باقی امیدواروں کو ان سے کم رکھا گیا ہے لیکن ان کے لیے مخصوص نشستوں سے زیادہ داخلے کے لیے اہل ہونے کے بعد میرٹ کی بنیاد پر عام امیدواروں کے ساتھ عام زمرے میں کھلی نشستوں کے خلاف ایڈجسٹ کیا جاسکتا ہے۔ قدرتی طور پر، انہیں عام زمرے میں سب سے نیچے رکھا جائے گا لیکن جیسا کہ وہ ریزرویشن یا کم میرٹ کی وجہ سے کرتے ہیں، وہ اس کی شکایت نہیں کرسکتے۔ وہ اس حقیقت کی شکایت بھی نہیں کرسکتے کہ عام زمرے کی میرٹ لسٹ میں ان کی کم جگہ کی وجہ سے وہ اپنی پسند کا کورس/ کالج حاصل کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اس طرح مخصوص زمرے کے امیدواروں کے مفاد کو میرٹ-کم-انتخاب کی بنیاد پر کورس/ کالج کے انتخاب اور تفویض کے معیار کی خلاف ورزی کیے بغیر بہترین طریقے سے پورا کیا جاسکتا

ہے۔

(زور شامل کیا گیا)

عدالت عالیہ نے عکاسی کے ساتھ اپنے ارادوں کو واضح نہیں کیا ہے۔اگر لفظ "ایڈجسٹڈ" سے عدالت عالیہ کا مطلب یہ ہے کہ مخصوص زمرے کے معیار پر کوالیفائی کرنے والے تمام مخصوص زمرے کے امیدواروں کو لازمی طور پر داخلہ دیا جانا چاہیے تو اس سے بے ضابطہ نتائج برآمد ہوں گے۔

آیئے ایسی صورت حال پر نظر ڈالیں جس میں کسی مخصوص مخصوص زمرے میں نشستوں کی تعداد x ہے لیکن اس زمرے کے لیے طے شدہ معیار کے مطابق کوالیفائی کرنے والے امیدوار 5+ x ہیں اور ان میں سے بہترین بھی میرٹ کی بنیاد پر عام امیدوار کے طور پر کوالیفائی کرتے ہیں۔سرکلر نمبر 20 کے ذریعے کیے گئے انتظامات کے مطابق، پہلے امیدوار کو عام زمرے کے امیدوار کے ساتھ ایک انتخاب ملتا ہے لیکن فہرست میں کافی زیادہ نہ ہونے کی وجہ سے، اسے اس مخصوص زمرے سے کم انتخاب ملتا ہے جس کا وہ حقدار تھا۔اس کے بعد نشستوں کی x تعداد کو چار اہل امیدواروں کو نشستوں کی کمی کی وجہ سے داخلے سے انکار کے ساتھ پر کیا جاسکتا ہے۔یہ بہترین امیدوار کے لیے سخت ہونے کے ساتھ ساتھ آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 کی خلاف ورزی بھی ہوتی۔دوسری طرف، اگر عدالت عالیہ کی ہدایت پر عمل کیا جاتا ہے، تو امیدواروں کی پہلی x تعداد کو مخصوص نشستوں کے مقابلے میرٹ کے مطابق نشستیں ملتی ہیں لیکن باقی 5 کو بھی باقاعدہ امیدواروں کی کھلی نشستوں کے خلاف 'ایڈجسٹ' کرنا پڑے گا۔یہ 5 وہ لوگ ہوں گے جو میرٹ کے عمومی معیار کے مطابق اہل نہیں ہیں اور اس لیے لازمی طور پر 5 عام امیدواروں کو ہٹائیں گے جو میرٹ کی بنیاد پر نشستوں کے حقدار ہوں گے۔

کسی خاص سال میں، ایسے امیدواروں کی تعداد بہت زیادہ ہوسکتی ہے اور اس طرح عدالت عالیہ کی طرف سے تیار کردہ طریقہ کار بہت مشکلات پیدا کرسکتا ہے۔یہ طریقہ بھی مساوات کے اصولوں کے مطابق نہیں ہوگا۔لہذا عدالت عالیہ کی طرف سے تیار کردہ طریقہ کار کو ختم کرنا پڑے گا۔

اگرتاہم، لفظ 'ایڈجسٹڈ' کا مطلب دیگر عمومی میرٹ لسٹ کے امیدواروں کے ساتھ سمجھا جاتا ہے، تو یہ اپنی زیادہ تر قدر کھودے گا۔مذکورہ بالا مثال کے مطابق، مخصوص زمرے کے معیار پر کوالیفائی کرنے والے 5 امیدواروں نے عام معیار کے مطابق کافی نمبر حاصل نہیں کیے ہیں، انہیں عام زمرے میں کوئی نشست الاٹ نہیں کی جاسکتی۔

اس کے ساتھ ہی، جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے، حکومتی سرکلر نمبر 20 کے ساتھ سب کچھ ٹھیک نہیں ہے

کیونکہ یہ ان امیدواروں کے خلاف کام کرتا ہے جن کے لیے حفاظتی امتیازی سلوک وضع کیا گیا ہے۔سرکلر نمبر 20 کا ارادہ مخصوص زمروں کے امیدواروں کو ریزرویشن کا مکمل فائدہ دینا ہے۔تاہم، ان میں سے ہونہار افراد کو جس حد تک ترجیحی کالج اور مضمون سے انکار کیا جاتا ہے جسے وہ ریزرویشن کی حکمرانی کے تحت حاصل کر سکتے ہیں، اس سرکلر کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔اس لیے سرکلر صرف اس صورت میں نافذ کیا جا سکتا ہے جب عام امیدواروں کے ساتھ میرٹ پر کوالیفائی کرنے والا مخصوص زمرے کا امیدوار کالج/ادارے اور مضمون کی الاٹمنٹ کے لیے میرٹ-کم-چوائس کی بنیاد پر عام امیدوار کے طور پر سمجھے جانے پر رضامند ہو۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائے گئے دوسرے میدان میں کوئی میرٹ نہیں ہے۔یہ الزام لگایا گیا ہے کہ عدالت عالیہ کے تیار کردہ طریقہ کار کے مطابق، متعلقہ مخصوص زمرے کے نچلے درجے کے طلبا کو لازمی طور پر اسی کالج، یعنی امیدواروں کی آخری پسند کے کالج میں رکھا جائے گا اور اس لیے یہ آرٹیکل 14 اور 16 کی خلاف ورزی ہوگی۔اپیل کنندہ کا اندیشہ مکمل طور پر بے بنیاد ہے کیونکہ مختلف طلباء کے لیے مضمون کے ساتھ ساتھ کالج کا انتخاب ہمیشہ مختلف ہوگا اور یہ فرق فہرست کے آخر میں اور ان کی آخری پسند کے حوالے سے بھی موجود ہوگا۔مزید یہ کہ اگر ایسی صورتحال پیدا بھی ہو تو اسے آرٹیکل 14 سے 16 کی خلاف ورزی نہیں کہا جا سکتا۔کسی بھی صورت میں، سرکلر نمبر 20 کا عمل صورتحال کو کوئی مختلف نہیں بناتا ہے۔

تاہم، فیصلے کے ابتدائی حصے میں ہونے والی بحث کے پیش نظر، اعتراض شدہ فیصلے کو ایک طرف رکھنا پڑے گا اور سرکلر نمبر 20 کے عمل کو اوپر بیان کردہ شرط کے تابع اثر دینا پڑے گا۔اپیلیں اسی کے مطابق نمٹائی جاتی ہیں بنا اخراجات کے۔

1995 کا ایس ایل پی (دیوانی) نمبر **8174**

اجازت دی گئی۔

1994 کا دیوانی رٹ دائرہ اختیار کیس نمبر **2586** جس سے یہ اپیل اٹھتی ہے اسی دن فیصلہ کیا گیا تھا جس دن **C.W.J.C.** نمبر **911/94** کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

یہ معاملہ سال **1993** کے لیے بہار میں **M.B.B.S** اور **B. D. S.** کورسز میں داخلے سے متعلق ہے۔مدعا علیہ نمبر **2** راجشری شرما اس کیس میں واحد دلچسپی رکھنے والی درخواست گزار تھیں کیونکہ دیگر درخواست کنندگان کورٹ پٹیشن کے زیر التواء ہونے کے دوران راحت ملی تھی۔راجشری نے 'لڑکیوں' کے زمرے میں داخلہ لیا۔انہوں نے استدعا کی کہ چونکہ لڑکیوں کے لیے **15** آسامیاں ہیں اور چونکہ ان کی پوزیشن **14** ویں تھی اور چونکہ سرکلر نمبر **20** میں مزید عام میرٹ پر کوالیفائی کرنے والے امیدواروں کو عام

امیدواروں کے ساتھ داخل ہونے کی اجازت دی گئی ہے،اس لیے وہ داخلے کی حقدار ہیں۔کم نمبر والی کسی بھی لڑکی کو مبینہ طور پر داخل نہیں کیا گیا۔عدالت عالیہ نے اس صورتحال میں شدید شکوک وشبہات کا اظہار کیا کہ آیا مدعا علیہ نمبر 2 کو کسی کالج میں داخلہ دیا جا سکتا ہے۔عدالت عالیہ نے C.W.J.C No911/94 میں تیار کردہ طریقہ کار کا اعادہ کیا اور اپیل کنندہ حکام کو ہدایت کی کہ وہ ان مشاہدات کی روشنی میں مدعا علیہ نمبر 2 کے معاملے پر غور کریں اور مناسب ہدایات جاری کریں۔

اب تک مدعا علیہ نمبر 2 کے داخلے کا کافی سوال بے نتیجہ ہو چکا ہے۔تاہم، مستقبل کی درخواست کے لیے ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ لڑکیوں کے لیے اس طرح کا داخلہ بھی 1995 کے ایس ایل پی نمبر 8175-78 میں ہماری طرف سے تجویز کردہ فارمولے کے مطابق کیا جائے۔ , کہ عام امیدواروں کے لیے میرٹ کی بنیاد پر کوالیفائی کرنے والی لڑکیوں کو نشست کی الاٹمنٹ کے مقصد کے لیے عام امیدواروں کے طور پر سمجھے جانے کا اختیار دیا جائے اور صرف اس صورت میں جب وہ اس کا انتخاب کریں تو سرکلر نمبر 20 کو نافذ کیا جا سکتا ہے۔ضرورت پڑنے پر اس فیصلے کی روشنی میں عدالت عالیہ سے مزید ہدایات حاصل کی جا سکتی ہیں۔اپیل کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔کوئی لاگت نہیں۔

ایس۔ایس۔

اپیل نمٹا دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24